محمد جعفر پھلواروی

اثنا عشری قانونِ طلاق

فقہ جدید کی تدوین ایک ایسا مسئلہ ہے جس سے بہت کم اہلِ علم کو اختلاف ہے لیکن یہ ابھی تک نظریاتی حدود سے آگے نہیں بڑھا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی مسئلے میں کوئی عملی قدم اٹھائے یا کوئی تجویز پیش کرے تو تجدیدِ فقہ کے اصول کو تسلیم کرنے والے حضرات بھی اختلاف کرنے لگتے ہیں جس کا نفسیاتی سبب یہ ہے کہ تدوینِ فقہ جدید کا نام لینے والے بھی اندر سے یہی خواہش رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے ہی فرقے کی فقہ کے مطابق ہو۔ اس فرقی عصبیت سے الگ ہوئے بغیر فقہ جدید کی ترتیب ممکن نہیں۔ مسلمان فرقوں میں صرف اہلِ سنّت ہی نہیں، ایک فرقہ شیعوں کا بھی ہے جن میں اثنا عشری فرقہ زیادہ مشہور اور غالب ہے اور یہ اپنی ایک مستقل فقہ رکھتا ہے جسے فقہ جعفری بھی کہتے ہیں۔ ہم نے جب اس کی کتابوں کا مطالعہ کیا تو یہ محسوس ہوا کہ اس میں بہت سی باتیں کتاب وسنّت اور عقل کے مطابق ہیں اور فقہ جدید کی تدوین کے وقت ان کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ اس وقت ہم مثال کے طور پر اقسامِ طلاق کا ترجمہ پیش کرتے ہیں۔

پہلے اختصار کے ساتھ اہلِ سنّت خصوصاً حنفیہ کی اقسامِ طلاق کو سمجھ لینا چاہیے۔ حنفیہ کے نزدیک طلاق کی یہ قسمیں ہیں:

۱۔ طلاق رجعی: شوہر اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاق دفعۃً (ایک مجلس) دے تو عدّت (تین قروء) گزرنے سے پہلے وہ قولاً یا عملاً اسے لوٹا سکتا ہے۔ وہ ساری عمر یہی کرتا رہے تو گناہگار تو ہوگا لیکن زوجیت قائم رہے گی۔

۲۔ طلاق بائن: اگر طلاق رجعی (ایک یا دو طلاق) کے بعد دورانِ عدت میں وہ رجوع نہ کرے اور عدت گزر جائے تو وہ طلاق بائن ہو جائے گی، اور زوجیت کا رشتہ ختم ہو جائے گا۔ لیکن اگر زوجین کی باہمی

رضامندی ہو تو تجدید نکاح ہو سکتی ہے اور اگر عورت پسند نہ کرے تو اسے زبردستی زوجیت میں نہیں لایا جاسکتا۔ وہ کسی سے بھی نکاح کر سکتی ہے۔

۲۔ طلاقِ مغلظہ: اگر وہ بیک مجلس تین طلاقیں دیدے تو عورت اسی وقت زوجیت سے الگ ہو جائے گی اور اب دونوں کی باہمی رضامندی بھی ان کے درمیان رشتۂ زوجیت قائم نہیں کر سکتی۔ ہاں اگر وہ عورت کوئی دوسرا نکاح کرے اور دونوں مواصلت بھی کر چکے ہوں اور اس کے بعد اس دوسرے شوہر کی طلاق یا وفات دونوں کی زوجیت کا رشتہ ختم کر دے تو بعد از عدت پہلے شوہر سے نکاح ہو سکتا ہے۔

طلاق دینے کے طریقے بھی کئی ہیں:

۱۔ ایک طلاق طہر بلا وطی میں دے کر عدت ختم ہونے تک چھوڑ دے تاکہ عدت ختم ہونے کے بعد وہ بائنہ ہو جائے اسے طلاق اَحسن کہتے ہیں۔

۲۔ ہر طہر بے وطی میں ایک طلاق دے تاکہ تیسری کے بعد وہ مغلظہ ہو جائے۔ اسے طلاقِ حَسن یا طلاقِ سنی کہتے ہیں۔

۳۔ بیک مجلس دو یا تین طلاقیں دیدے اسے طلاقِ بدعی کہتے ہیں۔

تفصیلات بہت ہیں جن کو ہم نے نظر انداز کر دیا ہے۔ یہاں صرف اشارات دیدیے ہیں۔ اب فقہ جعفری کے قوانینِ طلاق کو ملاحظہ فرمائیں:

محمد بن یعقوب عن علی بن ابراہیم عن ابیہ عن ابن ابی عمیر او غیرہ عن ابن مسکان عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال:

میں نے آپ (ابو عبداللہ جعفر صادق رضی اللہ عنہ) سے طلاق سنت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا کہ: طلاق سنت یہ ہے کہ جب ایک شخص اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اگر وہ مواصلت کر چکا ہے تو اسے چھوڑ دے تا آنکہ وہ حائضہ ہو کر پاک ہو جائے۔ جب وہ پاک ہو جائے تو دو گواہوں کی موجودگی میں اسے ایک طلاق دے کر چھوڑ دے تا آنکہ وہ تین قروء[۱] کی عدت گزار لے۔ جب تین قروء گزر جائیں تو وہ ایک

۱۔ قروء کے معنی حیض کے بھی ہیں اور طہر کے بھی۔ حنفیہ بمعنی حیض کہتے ہیں اور شیعہ بمعنی طہر۔ نتیجے میں چند دنوں کا فرق پڑ سکتا ہے۔ محمد جعفر

طلاق سے بائنہ ہو جائے گی (یعنی زوجیت سے نکل جائے گی) اور شوہر دوسروں کی طرح ایک صاحب خطبہ (پیغام نکاح) ہو گا۔ عورت چاہے تو اسی سے (دوبارہ) نکاح کرے اور نہ چاہے تو نہ کرے۔ پھر اگر یہی شوہر ایک نئے مہر پر اس سے نکاح کرے تو اب اسے صرف دو طلاقوں کا حق باقی رہے گا۔ کیونکہ ایک طلاق کا حق تو وہ استعمال کر چکا۔ اس کے بعد اگر اس نے پھر ایک طلاق دو گواہوں کی موجودگی میں دیدی اور اسے تین قروءٗ تک کے لیے چھوڑ دیا اور یہ تین قروء کی عدت رجوع کرنے سے پہلے ختم ہو گئی تو اب وہ دو طلاقوں کی بائنہ ہو گئی، اور وہ اپنے معاملے کی مالک و مختار ہو گئی اور کسی سے بھی نکاح کر لینا اس کے لیے حلال ہے اس کا (طلاق دینے والا) شوہر دوسروں کی طرح اسے پیغام نکاح دے سکتا ہے۔ وہ چاہے تو کرے نہ چاہے تو نہ کرے۔ اب اگر یہ شوہر اس سے پھر جدید مہر پہ جدید نکاح کر لے تو اسے صرف ایک طلاق کا حق باقی رہے گا کیونکہ وہ دو طلاقوں کا حق تو ختم کر چکا۔ اب اگر وہ اسے ایسی طلاق دینا چاہتا ہے جس کے بعد وہ دوسرے شوہر سے نکاح کیے بغیر اس کے لیے حلال نہ ہو تو وہ اسے یوں چھوڑ دے کہ وہ حائضہ ہو کر پاک ہو جائے اور گواہوں کی موجودگی میں ایک طلاق دیدے۔ اس کے بعد پھر وہ اس کے لیے اس وقت تک حلال نہ ہو گی جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے۔

رہی طلاقِ عدّت تو وہ یہ ہے کہ شوہر اس وقت تک بیوی کے پاس نہ جائے جب تک ایام ماہواری سے فارغ ہو کر پاک نہ ہو جائے۔ اس طہر میں وہ دو گواہوں کی موجودگی میں اسے طلاق دے طلاق دے کر رجوع کرے۔ پھر مواصلت کرے۔ اس کے بعد طہر کا انتظار کرے یعنی جب وہ حائضہ ہو کر پھر پاک ہو جائے تو دو گواہوں کے سامنے اسے دوسری بار ایک طلاق دے کر رجوع کرے پھر مواصلت کرے۔ اس کے بعد پھر طہر کا انتظار کرے یعنی جب وہ ماہواری سے فارغ ہو کر پاک ہو جائے تو دو گواہوں کی موجودگی میں اسے تیسری طلاق دیدے۔ اس کے بعد یہ بیوی اس کے لیے اس وقت تک حلال نہ ہو گی جب تک وہ دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے۔ ایسی عورت کو اس تیسری طلاق کے بعد تین قروء کی عدّت گزارنی پڑے گی۔ ہاں اگر اس نے گواہوں کی موجودگی میں بحالتِ طہر ایک طلاق دی ہو اور پھر حائضہ ہو کر پاک ہونے تک انتظار کیا ہو اور رجوع سے

پہلے ہی (دوسری) طلاق دے دی ہو تو یہ دوسری طلاق، طلاق ہی نہیں ہو گی کیونکہ جب عورت اپنے شوہر سے طلاق پا لے تو وہ اس کی ملک سے اس وقت تک باہر رہتی ہے جب تک وہ رجوع نہ کرے۔ ہاں اگر رجوع کر لے تو پھر اس وقت تک اس کی ملک میں رہتی ہے جب تک وہ تیسری طلاق نہ دیدے۔ ہاں اگر وہ تیسری طلاق بھی دے دے تو رجعت کا اختیار اس کے ہاتھ میں نہیں رہتا۔ اسی طرح اگر وہ بحالتِ طہر گواہوں کی موجودگی میں طلاق دیدے پھر رجوع کر لے اس کے بعد مواصلت کے بغیر ہی دوسرے طہر کا انتظار کرے یعنی وہ حائضہ ہو کر پاک ہو جائے تو اسے طلاق دے حالانکہ اس نے رجوع کرنے کے بعد مواصلت نہیں کی تو یہ طلاق ہی نہیں ہو گی کیونکہ گویا اس نے پہلے ہی طہر میں دوسری طلاق بھی دیدی۔ لہذا جب تک رجوع کے بعد مواصلت نہ ہو تب تک طہر بھی پورا نہ ہو گا۔ اسی طرح تیسری طلاق بھی اس وقت واقع ہو گی جب رجوع اور اس کے بعد مواصلت کی ہو اور اس کے بعد پھر حیض و طہر ہو پھر گواہوں کے سامنے طلاق ہو۔ غرض یہ کہ ہر طلاق کے لیے گواہوں کی موجودگی میں بحالتِ طہر ایک طلاق اور مواصلت ہونی چاہیے۔

پیغمبرِ انسانیت

مصنف: محمد جعفر پھلواروی

". . . . اس کتاب کی مابہ الامتیاز خصوصیت یہ ہے کہ اس میں خصوصی کے ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی اقدار کی کتنی محافظت فرمائی اور نازک ترین مراحل پر بھی انسانی قدروں کو مجروح نہ ہونے دیا۔ بعض ایسی روایات پر نقد و نظر بھی کیا گیا ہے جن کی تاریخی صحت محلِ نظر تھی۔ یہ کتاب سیرت پر ایک اچھے اضافے کی حیثیت رکھتی ہے۔ زبان شستہ و رفتہ ہے۔ مصنف کی رسولِ اکرم صلعم کی ذاتِ گرامی سے عقیدت ہر جگہ نمایاں ہے۔" روزنامہ امروز۔ لاہور

قیمت ۱۰ روپے

ملنے کا پتہ: سکریٹری ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور